



سوال

بیوہ کے لیے عدت کی مدت کتنی ہے، نیز 4 مہینوں میں اگر 2 یا 3 مہینے 29 دن کے ہوں تو کیا 2 یا 3 دن مزید عدت گزارنا ہوگی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

اگر عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: 4)

اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

اگر وہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے؛ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ فِي دِينِهِمْ وَأَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (البقرة: 234)

اور جو لوگ تم میں فوت کیے جائیں اور بیویاں پھوڑ جائیں وہ (بیویاں) ملنے آپ کو چار مہینے اور دس راتیں انتظار میں رکھیں۔

بیوہ خاتون مذکورہ بالا عدت قمری مہینوں کے مطابق گزارے گی؛ کیوں کہ تمام شرعی احکام قمری مہینوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَيَّامِ الَّتِي فِيهَا يَتَبَوَّسُونَ بِلِحْيَتِهِمْ وَمِنْ آيَاتِهِ لِيَتَّبِعُونَ أَهْلَهُمْ وَحَدِيثًا كَثِيرًا. (البقرة: 189)

وہ تجھ سے نئے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے وہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

اس لیے اگر دوران عدت بعض مہینے پورے تیس دن کے ہوں اور بعض 29 دن کے ہو جائیں، تو ناقص دنوں کی عدت نہیں گزارنا پڑے گی؛ کیوں کہ قمری مہینہ 29 دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلت الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ